(سلسلہ کرشمات نمبر 9)
موتی مسجد میں عمل کے کرشمات
پیشکش: ادارہ "عبقری"

حالِ دل

یہ کائنات ایک راز ہے اور اس راز میں بے شمار راز پوشیدہ ہیں یہ خدائے تعالیٰ کی دین اور عطا ہے وہ کریم جس شخص کے لئے چاہے ان رازوں سے پردہ اٹھادے، ہمارے اکابرین میں بہت سے صحابہ کرامؓ و اولیائے عظامؒ ایسے گزرے ہیں جو روشن ضمیری اور باطنی بصیرت میں بے مثال تھے۔ پیر علی ہجویری رحمہ اللہ کی ''کشف الاسرار'' اور ''کشف المحجوب'' ان ہی اسرار کی پردہ کشائی کی ایک کوشش ہے۔ آپ رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے اس جہاں کو اِسرار و رموزِ خداوندی کا جائے ظہور پایا ہے۔ آپ رحمہ اللہ ''کشف الاسرار'' میں فرماتے ہیں ، میرے پاس طلب رکھنے والوں کے لئے بہت سی ایسی مفید باتیں ہیں جنہیں اگر وہ اپنے علم میں لائیں تو تمام مشائخ کے سردار ہو جائیں۔ حضرت علامہ لاہوتی پُر اِسراری صاحب دامت برکاتہم بھی اسی پُر اسرار دنیا کے عظیم فرد ہیں جو گوشہ گمنامی میں رہ کر

دُکھی، پریشان اور ہر طرف سے نا اُمید لوگوں کو آیات قرآنی، مسنون دعاؤں اور مجرب وظائف کی صورت میں سکون، عافیت دینے اور پریشانیاں ٹلوانے کا ذریعہ بن رہے ہیں، آپ دامت برکاتہم ہر ماہ ''ماہنامہ عبقری'' میں جنات کے پیدائشی دوست کے نام سے ایک مضمون لکھتے ہیں۔ جس میں اُنہوں نے شاہی قلعہ میں موجود صدیوں پرانی موتی مسجد کے بارے میں انوکھا راز عوام کو بتایا۔

(عبقری میں شائع ہونے والے یہ مضامین ادارہ عبقری کی جانب سے کتابی شکل جلد اول کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں)۔

خواستگار اخلاص و عمل

بندہ حکیم محمد طارق محمود چغتائی عفی اللہ عنہ

(ایڈیٹر: ماہنامہ عبقری)

موتی مسجد کا عمل بے بہا فوائد کا خزانہ

موتی مسجد میں کرنے کا عمل ایک ایسا راز ہے جو علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کو شاہِ جنّات کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ اس عمل کو ہزاروں نامرادوں نے اپنایا تو وہ اپنی مراد پا گئے، سخت ترین پریشانیوں میں گِھرے لوگ اس عمل سے ایسے آسودہ ہوئے، جیسے ان پر کبھی پریشانیاں آئی ہی نہ تھیں، بندشوں اور جادو میں سالہا سال سے جکڑے ہوئے لوگ نہ صرف ان سے خلاصی پا گئے بلکہ جادو کرنے والے اشخاص خود پریشانیوں میں مبتلاء ہو گئے۔ قرضداروں کو غیب سے خلاصی کی راہ ملی، جان لیوا بیماریوں میں لاکھوں خرچ کرنے والے افراد اس عمل کی برکت سے نئی صبحوں اور نئی شاموں کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں، صبح و شام گناہوں، بغاوت اور نافرمانی کے منصوبے بنانے والے اللہ پاک کے دوستوں میں شمار ہونے لگے۔

قارئین! جس جس نے بھی یہ نفل والا عمل کیا اُس کی زندگی کے دن رات نکھرے ہیں، اس کی ہر مراد پوری ہوئی ہے، ناممکن ممکن ہوئی ہے، مسائل حل ہوجاتے ہیں ، اجڑے گھر آباد ہوجاتے ہیں ۔ایک نہیں، سونہیں ہزاروں لوگوں کو اس عمل کے ذریعے سے پاتے دیکھا ہے، جس کو بھی موتی مسجد کا عمل کرنے کا بتایا اور اس نے جا کر یہ عمل کیا اور ایک دو یا چند دفعہ کیا اس کے دل کی مراد ملی ہے، کسی کو جلدی، کسی کو دیر سے مگر ملی ضرور ہے۔

موتی مسجد کا عمل کیسے ملا۔۔۔۔

حضرت علامہ لاہوتی پراسراری صاحب دامت برکاتہم پر قدرت کی طرف سے کچھ خاص عنایتیں ہیں، آپ دامت برکاتہم پیدائش سے لے اب تک اولیاء جنات کی سرپرستی میں ہیں۔آپ کے دن رات جنات ہی کے ساتھ گزر رہے ہیں ،شاہی قلعے کی طلسماتی دنیا میں صدیوں سے جنات آپ کی آمد کے مشتاق تھے ۔اس طلسماتی دنیا میں داروغہ جن جنگی

عمر 736 سال ہے ان سے شہنشاہ جنات صحابی بابا اور علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کی ملاقات ہوئی جس میں حیرت انگیز انکشافات ہوئے جو آج تک آپ نے کبھی سنے نہ دیکھے ہونگے، اس ملاقات کی کہانی علامہ لاہوتی دامت برکاتہم کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔ (صحابی بابا کو صحابی اس لئے کہا جاتا ہے کہ آپ نے بانفس نفیس حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا شرف حاصل کیا، ذالک فضل اللہ یو تیہ من یشاء)

داروغہ جنات سے ملاقات

داروغہ شاہی قلعہ کہنے لگے کہ حضور میری عمر اس وقت 736 سال ہے۔ میرے پردادا نے ایک وصیت کی تھی جس میں ایک شخص کے آنے کا بتایا گیا تھا جس میں آپ کا نام اور آپ کی شکل اور پورا حلیہ بیان کیا گیا تھا، ہم صدیوں سے آپ کے انتظار میں تھے۔ اب وہ وقت آن پہنچا ہے کہ آپ کو روشنی کا وہ نورانی اور سنہری پیغام دیا جائے جو صدیوں سے آپ کا

انتظار کررہا تھا۔ یہ کہہ کر شاہی قلعہ کے داروغہ نے میرا ہاتھ چوما اور مجھے نہایت ادب سے مخاطب کر کے کہا ،حضرت ------! آیئے ہم آپ کو ایک چیز دکھاتے ہیں وہ مجھے ایک محل میں لے گئے میں اُس خوبصورت مرمریں سفید محل کو مسلسل دیکھتا رہا۔

طلسماتی دنیا کا خوبصورت محل

وہ محل کیا تھا...... ایک انوکھی دنیا' ایک انوکھا نظام تھا۔جس کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا ، اس کی خوبصورتی کو کیسے بیان کروں......؟ اگر میں بیان کروں تو کوئی میری بات کا یقین نہیں کریگا، مجھے جھوٹا کہے گا یا دیوانہ یا مجھے دکاندار کہے گا یا بازاری...... ان چار الفاظ کے علاوہ ان کے پاس کوئی دوسرا لفظ ہے ہی نہیں کیونکہ وہ اس دنیا کو جانتے ہی نہیں۔ مجھے شاہی قلعے کے داروغے نے ایک ایک جگہ دکھائی ایک جگہ ایسی دکھائی کہ

وہاں قدم رکھتے ہی ایک اور دروازہ کھلا اور اس دروازے کے اندر ایک اور چھوٹا سا محل نظر آیا جسے دیکھ کر عقل انسانی حیران رہ گئی کیونکہ وہ محل سفید پتھر کا بنا ہوا تھا۔

سفید پتھر کا سفید محل......!

اس محل میں ہر چیز سفید تھی' سفید پردے' سفید دیواریں' سفید بستر' سفید قالین' ایک عجیب چکاچوند اور چونکا دینے والا کائنات کا ایک عجیب عجوبہ تھا۔ میں حیران اور محوِ حیرت تھا' اس راز کی بڑے بڑے یہاں رہنے والے بادشاہوں کو بھی خبر نہیں تھی۔ بادشاہ اورنگزیب عالمگیر رحمہ اللہ دہلی سے یہاں آتے تھے اور کچھ دیر یہاں بیٹھتے تھے لیکن سفید محل میں وہ بھی نہیں گئے ......، آگے بڑھا تو بونے جنات کی طلسماتی دنیا شروع ہو گئی، انہوں نے پُرجوش استقبال کیا اور بڑے بڑے دسترخوان لگائے گئے تھے اُن پر مختلف انواع واقسام کے کھانے سجے ہوئے تھے۔ کھانے کیا تھے......! بس جنت کے

مناظر یاد آئے۔ایسے ایسے پرندے بھون کر رکھے گئے تھے جن کے نام کبھی سنے نہیں تھے۔لیکن صحابی بابا نے ان کی تصدیق کی کہ یہ حلال ہیں۔سونے اور چاندی کی طشتریاں تھیں، مخمل کے دستر خوان بچھے ہوئے تھے۔جنات غلام کھلانے والے بھی بونے ---کھانے والے بھی بونے----ان سب جنات میں صرف میں ہی واحد انسان تھا، میں نے کھانے کی ڈشیں گنیں تیئس ڈشیں تھیں۔

مہمان جن سے ملاقات:

شاہی قلعے کے داروغہ نے مجھے کہا کہ آپ دامت برکاتہم سے ایک مہمان ملنا چاہتے ہیں وہ ہمارے جنات میں سے ہیں۔میں نے ان کو جب بلایا، یہ افریقہ کے وہی جن تھے جنہوں نے اپنے والد کی فوتگی میں مجھے سورۃ الفاتحہ کا عمل دیا تھا جس کی ہر رکعت میں **اِیَاکَ نَعْبُدُ وَاِیَاکَ نَسْتَعِیْن** کی تکرار کرنا تھا۔بس یہ اُن کی مجھ پر خاص عنایت تھی۔

شاہی قلعہ کے داروغہ نے بتایا کہ دہلی کے ایک بزرگ شیخ حفیظ برمی رحمۃ اللہ علیہ جو دہلی کی شاہی مسجد کے قریب ایک حجرے میں رہتے تھے بہت صاحب کمال اور صاحب مراقبہ درویش تھے وہ اس عمل کے عامل تھے اوران کے پاس اگر کوئی مشکلات اور پریشانیوں میں گھرا ہوا شخص آتا تو وہ نفل میں سورۃ الفاتحہ کا عمل کرواتے، یہ عمل ہر جگہ کیا جاسکتا ہے لیکن شیخ برمی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص لاہور کے شاہی قلعے کے اندر شاہی دور کی بنی ہوئی کسی بھی مسجد لیکن شرط یہ ہے کہ پرانی مسجد ہواور پرانے دور کی بنی ہو، اُس میں کرے تو اُس شخص کی جو بھی مراد ہو پوری ہوگی، خواتین گھر میں بھی کرسکتی ہیں۔

داروغہ جن کہنے لگے ایک دفعہ میں نے خود دیکھا ایک انسان دہلی سے آیا روتا سسکتا ہوا دو بوڑھی خواتین اُس کے

ساتھ تھیں۔ لوگوں سے پوچھ رہا تھا لوگو۔۔! بتاؤ یہاں شاہی قلعے میں کوئی مغلیہ دور کی بنی ہوئی مسجد ہے؟ اُس کی صورت پر مجھے ترس آیا میں انسان کی شکل میں آ کر اُس کے سامنے آیا اور شاہی قلعے کی بنی ہوئی موتی مسجد میں نے اُس کو دکھائی اور کہا کہ یہ سب سے قدیم مسجد ہے اور یہ وہ مسجد ہے جس میں اگر آپ **سورۃ الفاتحہ** کے عمل کی تکرار کریں گے تو آپ کی مراد پوری ہوگی۔ وہ لوگ مسجد میں جا کر روتے رہے اور یہ عمل کرتے رہے بس ایک دفعہ عمل کر کے چلے گئے۔ مجھے جستجو ہوئی معلوم کروں کہ اُن کو اس عمل سے کیا فائدہ پہنچا ہے۔ چند دنوں کے بعد دہلی اُن کے گھر گیا تو ان کے گھر میں رونق، خوشحالی اور خیر و برکت تھی اور وہ لوگ پُرسکون زندگی بسر کر رہے تھے۔

موتی مسجد میں جادو، بندشوں کا توڑ

داروغہ شاہی قلعہ نے مزید کہا کہ اس عمل کو جو شخص بھی شاہی

قلعے کی مسجد میں آ کر کرے گا اُس کی ہر مراد پوری ہو گی، ناممکن ممکن ہوتی ہے پریشانیاں ٹل جاتی ہیں' مسائل حل ہو جاتے ہیں' مشکلیں دور ہو جاتی ہیں۔ غم دور ہو جاتے ہیں، جادو ٹوٹ جاتے ہیں، بندشیں ختم ہو جاتی ہیں، اُجڑے گھر آباد ہو جاتے ہیں۔ ایک نہیں' سو نہیں' ہزاروں لوگوں کو میں نے اس عمل کے ذریعے سے پاتے دیکھا ہے۔ وہ جن جو مجھے ملنے آیا تھا اس نے بتایا کہ جس شخص کو بھی میں نے موتی مسجد میں جا کر اس عمل کے کرنے کا بتایا وہ کبھی مایوس نہ لوٹا، یہ عمل کسی نے ایک دفعہ یا کسی نے چند دفعہ کیا تو اُس کے من کی مراد ضرور پوری ہوئی۔

میں نے شاہی قلعہ کے داروغہ سے ایک سوال کیا، میں ایک بات پر حیران ہوں آخر یہ عمل لاہور کے شاہی قلعے کی موتی مسجد میں ہی کیوں چلتا ہے؟ کہنے لگا یہ عمل ہر جگہ فائدہ دیتا ہے دنیا کے کسی کونے میں پڑھیں فائدہ دے گا لیکن موتی مسجد شاہی

قلعہ میں اس کی تاثیر سو گنا بڑھ جاتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں نیک اور صالح بونے جنات ہر وقت اسی عمل کو کرتے رہتے ہیں اور جو شخص بھی یہاں آتا ہے یہ اُس کے اُوپر خوشبو کا چھڑکاؤ کرتے ہیں جو کہ ہر شخص کو پتا نہیں چلتا یہ لوگوں کو تکلیف نہیں دیتے بلکہ اُن کے دکھ درد کو بانٹتے ہیں، اُن کے غموں اور تکلیفوں میں اُن کے ساتھی بن جاتے ہیں اور جب کوئی شخص **اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** کا ذکر کرتا ہے تو یہ بھی اُس کے ساتھ اسی غم کے ساتھ **اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ** کا تکرار کرتے رہتے ہیں اور اللہ سے مانگتے ہیں کہ اے اللہ! تیرا یہ بندہ اس مسجد میں آیا ہے اس کو خالی نہ بھیج اور واقعتاً وہ بندہ خالی نہیں جاتا۔

☆☆☆☆☆

حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی سجدہ گاہ اور ولایت

اس دفعہ تقریب شاہی قلعے کی موتی مسجد کے اندر تھی، اور ایک بات کا مجھے وہاں جا کر احساس ہوا کہ جب سے میں نے موتی مسجد کا انکشاف کیا ہے انسان تو انسان جنات بھی اس میں بہت زیادہ آتے ہیں اور جنات کی وہاں حاضری کی تعداد اتنی زیادہ ہے، اتنی زیادہ ہے کہ شاہی قلعے میں رہنے والے جنات خود حیران ہیں کہ ہم نے صدیوں سے موتی مسجد کو آباد کیا ہوا ہے لیکن جب سے آپ دامت برکاتہم نے اس کا اعلان کیا ہے تو پوری دنیا سے جنات آ کر یہاں عبادت کر رہے ہیں اور نفل پڑھ رہے ہیں۔ ایک جن کہنے لگے جو کہ شاہی قلعے کے جنات کے دربان ہیں وہ کہنے لگے کہ ایک بوڑھا جن مجھے ملا اس کی بوڑھی بیوی اور ساتھ بچے پوتے پوتیاں...... بہت بڑی فیملی تھی

وہ یہاں آئے۔ موتی مسجد سے باہر نکل کر وہ رو رہے تھے مجھے
دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے اور مجھے کچھ گفٹ دیا۔ میں نے
ان کے رونے کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ ہم نے جس جگہ
سجدہ کیا تھا اس جگہ ایک وقت تھا یہ موتی مسجد کی جگہ ایک
بہت پرانی مسجد تھی اور اس پرانی مسجد میں حضرت علی
ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے سجدے کیے اور برصغیر کے تین سو
بیاسی اولیاء کرام نے اس جگہ سجدے کیے اور جس نے بھی
یہاں سجدہ کیا اس نے ولایت پائی۔

موتی مسجد میں موجود جگہ کی انوکھی کہانی

وہ جگہ ایسی مقرب ہو گئی ہے اللہ کے ہاں قبول ہو گئی ہے
ان کے سجدے آہ وزاری کی وجہ سے وہ کہنے لگے کہ میرے
پاس ایک علم ہے کہ جو بھی چیز ہو خود بولتی ہے جب میں نے
وہاں سجدہ کیا تو وہ جگہ بولی تو ایسا خوش قسمت جن ہے کیسا خوش

قسمت جن ہے کہ آج اس جگہ سجدہ دے رہا ہے۔

جہاں بڑے بڑے اولیائے کرام نے سجدے دیئے اور ولایت کے اعلیٰ مقام پر پہنچے۔ یعنی موتی مسجد کی اس جگہ نے اپنی ایک انوکھی کہانی سنائی۔ وہ جگہ کہنے لگی کہ ایک ڈاکو مغل حکمران اکبر بادشاہ کے دور میں قید کیا گیا' بہت عرصہ وہ قید رہا اسے طوق وزنجیر پہنائے گئے' بہت عرصہ قید رہنے کے بعد آخر اس کو بڑے قیدیوں کا نگران بنا دیا گیا' ڈاکو کبھی کبھی رات کی تنہائیوں میں موتی مسجد میں آکر عبادت کرتا تھا' اسے کچھ نہیں آتا تھا بس وہ سجدے میں پڑ کر ''اللہ اللہ'' کرتا تھا کیونکہ اس دور میں موتی مسجد میں عام بندہ داخل نہیں ہوسکتا تھا یہ صرف بادشاہوں اور شہنشاہوں کیلئے تھی' ہاں! جمعہ کے دن بادشاہ رعایا کے ساتھ اس میں جمعہ پڑھتا تھا۔ رعایا سے مراد جو بادشاہ کے خاص بڑے بڑے مصاحب تھے۔

درویش کا سینہ پر ہاتھ لگانا تھا کہ......

وہ زمین کہنے لگی کہ اس ڈاکو نے (جس کو قید تھی) جب یہاں سجدہ کیا اور بس اللہ اللہ کہتا رہا اللہ اللہ کہتے کہتے زمین کی برکت ایسی تھی کہ جہاں اس کی پیشانی لگی اور اس پر اس کے آنسو گرے' اور وہ اللہ اللہ کہتا رہا اس کی برکت سے اس کی قید چند دنوں میں ہی ختم ہو گئی' پھر جب وہ قید سے اور شاہی قلعے سے باہر نکلا تو دیکھا کہ ایک درویش اپنے گدھے پر جا رہے تھے۔ اس ڈاکو نے آواز دی اور کہا کہ میری جیب خالی ہے میں ہوں تو برا اور آپ اچھے ہیں کیا آپ اپنی جیب سے کچھ میری جیب میں ڈال دیں گے؟ تو وہ بزرگ کہنے لگے ہاں کیوں نہیں۔۔۔ انہوں نے چند سکے میری جیب میں ڈال دیئے...... وہ سکے لے کر میں آگے گیا تو بزرگوں نے فرمایا کہ ادھر آؤ میری بات سنو! جب میں ان کے قریب گیا

تو انہوں نے اپنے گریبان کو کھولا اور اپنے دل کے اوپر ہاتھ لگایا...... ایسا لگا کہ جیسے گریبان کھلتے ہی ان کا سینہ چاک ہو گیا اور ان کا دل جیب کی شکل بن گیا...... انہوں نے دل میں ہاتھ ڈالا اور میرے دل کے اندر کوئی چیز ڈال دی۔ مجھے محسوس ہوا کہ میرے سینے میں کوئی چیز گئی ہے۔ دل میں ہلکی سی چبھن ہوئی اور فرمانے لگے جا ...... ان سجدوں کی برکت سے جو تم نے کیے تھے اللہ نے تیرے دل کو نورانی بنا دیا اب تیرا دل تو ڈھل چکا' لے اس میں جو نور اللہ کی معرفت سے ہمیں ملا تھا لے وہ نور ہم نے تجھے دے دیا۔ میں ان کی بات سن کر وہیں ٹھہر گیا' میرے قدم ہل نہ سکے' وہ بزرگ اپنے گدھے پر سوار ہوئے اور چل دیئے۔ میں انہیں دیکھتا رہا اور وہ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

پل میں زمین و آسمان بدل گئے

کہنے لگے میں واپس پلٹا اور میں نے دربانوں سے کہا مجھے واپس جیل جانا ہے وہ حیران...... کہ اتنے سالہا سال کی قید کے بعد تجھے خلاصی ملی، لوگ جیلوں سے خلاصی چاہتے ہیں تم واپس آنا چاہتے ہو؟ کہا کہ اصل میں مجھے جیل مقصود نہیں، اصل مجھے موتی مسجد مطلوب ہے، جہاں سے مجھے یہ محبت ملی، کہا پل پل میرا دل اللہ اللہ کہہ رہا ہے، زمین کے پردے ہٹ گئے، جنات انسانوں کی طرح نظر آنے لگے، فرشتوں کا نور نظر آنے لگا، رحمت اوپر سے اترتی نظر آنے لگی، عذاب اترتا نظر آنے لگا، ہر چیز بول بول کر مجھے اپنا نام بتاتی تھی، اپنا کام بتاتی تھی اپنا ذکر بتاتی تھی۔ ہر جانور کی بولی مجھے سمجھ آنے لگی اور زمین کے نقشے آسمان کے نقشے بدل گئے، میرا دل خود اللہ کی طرف مائل ہوا، آنکھیں ہر وقت تر رہنے لگیں، جسم ہر وقت عبادت کی طرف متوجہ ہونے لگا اور میرے انگ انگ اور روئے روئے سے

اللہ کی محبت نکلنے لگی، میں جس جگہ عبادت کرتا تھا اس جگہ کی آواز اور اس کی سمجھ مجھے آنے لگی، پھر تو یہ عالم ہو گیا کہ وہ دل میں نور کیا پڑا اور موتی مسجد کے سجدے مجھے کیا ملے کہ بس پھر تو یہ تھا کہ جب میں نماز کیلئے کھڑا ہوتا تھا تو پھر نماز مجھے خود بخود آ گئی، مجھے تلاوت خود بخود آ گئی، میں نے کسی سے کچھ نہیں سیکھا، عبادت بھی مل گئی، تلاوت بھی مل گئی، تسبیح بھی مل گئی، سجدے بھی مل گئے، میں حیران ہوا اور مجھے احساس ہوا کہ اللہ پاک کا قرب مجھے مل گیا اور اللہ کا ذکر مجھے مل گیا اسی قرب اور تسبیح میں میرے دن رات گزرنے لگے، مجھے دربانوں نے اندر نہ جانے دیا، بس میں باہر بیٹھا روتا رہتا تھا، گری پڑی کوئی روٹی مجھے مل جاتی تھی۔

یہ بات آخر بادشاہ تک پہنچی کہ فلاں جوڈا کو تھا اس کا حال یہ ہو گیا ہے اور وہ کہتا ہے کہ بس مجھے موتی مسجد کی دربانی دے دو، بادشاہ کو عجیب احساس ہوا، شاید قبولیت کی گھڑی تھی، بادشاہ نے

مجھے بلوایا اور بلوا کر پوچھا تو کیا چاہتا ہے......؟ تو میں نے انہیں سارے حالات بتا دیئے کہ میں کس طرح موتی مسجد میں گیا اور موتی مسجد کی وہ مخصوص جگہ جس کی صرف اولیاء کو خبر ہے اس جگہ پر قدرتی میرا سجدہ ہو گیا۔ میں رات کو چھپ چھپا کر جاتا تھا' قیدیوں کا میں نگران بن گیا تھا۔ بس اس سجدے کی برکت سے خلاصی ہو گئی آپ کو ترس آ گیا اور آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔

میں باہر نکلا تو کسی درویش نے مجھے سکے دیئے اور جاتے جاتے واپس آئے اور اپنے دل کی جیب سے نور نکال کر میرے دل میں ڈال دیا بس اس دن سے میری زندگی بدل گئی' میری دنیا بدل گئی' میری نظریں بدل گئیں' میری سوچیں بدل گئیں' میرے جذبے بدل گئے' میرا اٹھنا بیٹھنا سونا اور جاگنا بدل گیا' میرے دن اور رات بدل گئے۔

بادشاہ کو خزانہ کیسے ملا؟

بادشاہ نے کہا'' کیسے مانیں کہ تیرے دن اور رات بدل

گئے'' تو میں نے فوراً کہا ''بادشاہ سلامت! آپ جس جگہ بیٹھے ہیں آپ کے قدموں کے چار ہاتھ بائیں طرف ایک بہت بڑا خزانہ دفن ہے اور وہ خزانہ میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اگر خزانہ نہ ملا تو آپ تلوار سے میرا سر قلم کر دیں آپ کو اختیار ہے۔''

بادشاہ نے فوراً خدام بلوائے اور خدام بلا کر اس جگہ کو کھودا اس جگہ بہت بڑے قیمتی پتھر لگے ہوئے تھے' بادشاہ کا محل تھا اور بادشاہ کا خاص کمرہ تھا اس کو کھودنا بہت مشکل تھا آخر کاریگر لوگ بلوائے گئے' انہوں نے وہ ٹائلیں ہٹائیں' ٹائلیں ہٹا کر وہاں کھودنا شروع کیا بس تھوڑا ہی کھودا تھا تو وہاں ان کی کدال کسی سخت چیز سے ٹکرائی تو وہ کہنے لگے کہ آگے کوئی سخت دھات کی چیز ہے۔ بادشاہ کی آنکھوں میں چمک آئی اور بادشاہ کہنے لگا اس کو مزید کھودو...... دیکھا تو ایک تانبے کا بہت مضبوط برتن تھا جس کا منہ تانبے کے ڈھکن سے بند تھا اور انہوں نے جب اس

کو مزید کھولا تو اس کے اندر ہیرے‘ جواہرات تھے...... سونا اور چاندی تھی...... اس کی چمک اتنی تھی کہ بادشاہ کا کمرہ روشن ہو گیا‘ بادشاہ نے کہا کہ بس اسے ڈھانپ دو مت کھولو۔ وہ تمام کاریگر چلے گئے‘ آناً فاناً یہ کام ہوئے اور آناً فاناً میں اتنا بڑا خزانہ بادشاہ کو مل گیا۔ موتی مسجد کی برکت سے......

میں دو شرائط نہیں مانتا

بادشاہ تو حیران رہ گیا کہ اتنا بڑا خزانہ مجھے مل گیا‘ اس نے اس سابقہ ڈاکو اور موجودہ ولی کو سامنے بٹھایا‘ سامنے بٹھا کر اس کا اعزاز و اکرام کیا اور کہا ٹھیک ہے...... آج سے تجھے شاہی دستر خوان سے کھانا ملے گا‘ دو شاہی خادم مستقل تیری خدمت کریں گے اور تو موتی مسجد کی خدمت کیا کر۔

اس بندہ خدا نے بادشاہ کی خدمت میں جھک کر عرض کیا‘ بادشاہ سلامت! میں یہ دو شرائط نہیں مانتا...... مجھے عام خدام

کے دفتر سے کھانا ملے اور مجھے کوئی خادم نہ ملے' بس کہیں کسی

کونے میں رہنے کی جگہ مل جائے...... مجھے اور کچھ نہیں چاہیے'

بادشاہ نے اس کی یہ خواہش مجبوراً قبول کرلی اور وہ ساری زندگی

موتی مسجد کی خدمت کرتا رہا' اس نے اس سجدہ گاہ کو نہیں چھوڑا

جو کہ سجدہ گاہ موتی مسجد میں مخصوص سجدہ گاہ ہے۔

اس جگہ میں بھی سجدہ کرتا ہوں تو۔۔۔۔

قارئین! میں خود وہاں کئی دفعہ گیا اور اس جگہ سجدے کئے

جب بھی میں وہاں سجدہ دیتا ہوں مجھے انوکھا سرور محسوس ہوتا

ہے بلکہ میں پچھلے ہفتے وہاں گیا تو وہاں جا کر میں نے دو نفل

پڑھے دو نفل کے سجدے میں جب میں گیا تو زمین کی تہیں ہٹ

گئیں تو زمین کے نیچے مجھے کائنات کا ایک انوکھا نظام نظر آنے

لگا جو شاید میں لفظوں میں اگر بیان کروں تو مخلوق خدا میری

باتوں کو مبالغہ سمجھے...... افسانہ یا داستان سمجھے...... لیکن میں

کروں تو کیا کروں...... جو آنکھیں میری کھلی ہوئی ہیں اگر آپ

کی کھل جائیں تو آپ اس واقعہ کو سچ مانیں۔ افسوس! میری باتیں کسی کو سمجھ کیسے آسکتی ہیں......؟ میں اس دربان کی یہ بات سن رہا تھا تو سنتے سنتے مجھے احساس ہوا میں اس سے باتیں کرتا چلا جاؤں۔ میں اس سے باتیں سنتا رہا' سنتا رہا......

جگہ خاص پر سجدے کا کمال

میں اس کی باتیں غور سے سن رہا تھا اور حیران ہو رہا تھا۔ مجھے احساس ہوا کہ واقعی موتی مسجد کا انکشاف کر کے میں نے مخلوق خدا کے ساتھ سو فیصد بھلا کیا جہاں انسانوں کو بہت فائدہ ہو رہا وہاں جنات کی دنیا میں ہلچل مچی ہوئی ہے۔ مجھے شاہی قلعے کے کئی جنات نے یہ مبارک باد پیش کی کہ ان کے خود کے مسائل حل ہوئے' ان کی مشکلات دور ہوئیں' ان کی زندگیوں میں ایسی انوکھی روشنی آئی۔ وہ جنات کہنے لگے آپ ہمیں سجدے کی وہ جگہ دکھائیں' جس جگہ کے سجدے پر وہ کمال ملتا ہے' میں نے ان سے کہا جگہ تو میں دکھا دوں گا پہلے جگہ

کا اپنے آپ کو اہل تو بناؤ...... کہنے لگے اگر آپ ہمیں جگہ دکھادیں گے تو شاید اس جگہ کی برکت سے ہم اہل ہو جائیں پھر اس کی مثال دی کہ جس طرح انہوں نے اس ڈاکو کا واقعہ سنایا کیا وہ اہل تھا......؟؟؟

روحانیت کا سمندر موتی مسجد سے ملا

میں مسکرا دیا میں نے کہا واقعی وہ اہل نہیں تھا، بعض جگہیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ نا اہل انسان کو اہل بناتی ہیں، وہاں اللہ کی خصوصی رحمت متوجہ ہوتی ہے وہ رحمت ہی انسان کو اہل بناتی ہے۔ خیر میں موتی مسجد پہنچا میں نے کہا اگر خود اچانک آ ہی گیا ہوں تو میں بھی وہیں جا کر نفل پڑھ لوں، ویسے بھی وہ رات کا وقت تھا اس وقت ہماری باتیں ہوتے ہوتے تقریباً رات کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔ میں نے وہاں تہجد کی نیت کر کے نفل پڑھے۔ بہت سرور ملا بہت سکون ملا، انوکھی محبت انوکھا پیار ملا، انوکھا روحانیت کا ایک سمندر ملا، میں بڑی دیر تک

سجدے میں پڑا رہا' آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ جنات میرا انتظار کر رہے تھے اُدھر تقریب میں مسلسل مہمان آرہے تھے۔ ہماری تقریب رات ایک بجے کے بعد شروع ہونی تھی' میں نفل پڑھتا رہا پھر دعا کی' ان کو وہ جگہ بتائی۔

ڈاکو کی موت کیسے آئی؟؟؟

اس کے بعد میں واپس آیا تو اس ڈاکو کو جو کہ اکبر بادشاہ کے دور کا ڈاکو تھا بعد میں اللہ کا ولی تھا' کے بارے میں سوچتا رہا' میں نے اس جن سے پوچھا اس ڈاکو کے نام کا کچھ پتہ ہے؟ جن کہنے لگا: پہلے نام کی تو کوئی خبر نہیں بعد کا نام خود بادشاہ اکبر نے اپنے نام کی نسبت کے ساتھ اصغر رکھ دیا تھا اور اس کو اصغر خادم بولتے تھے۔ وہ چونکہ مسجد کی خدمت کرتا رہتا تھا اس کو اصغر خادم کہتے تھے۔ ایک دفعہ اصغر خادم کی موت کا وقت قریب آیا تو کہنے لگا مجھے موتی مسجد میں لے چلو میں مسجد میں مرنا چاہتا ہوں پھر اس جگہ لے آئے وہ بہت عرصے سے بیمار تھا۔

لیکن مسجد میں خدمت کیلئے اس کو خادم پکڑ کر لے آتے تھے وہ آتا تھا اور اپنے کانپتے ہاتھوں سے جھاڑو دیتا اور کانپتے ہاتھوں سے دعا مانگتا تھا۔ خدام اس کو اٹھا کر اس سجدے والی جگہ پر لے گئے اور سجدے کی جگہ پر اس کا سر رکھ دیا اور وہ بلک بلک کر رونے لگا۔ ''اے اللہ! میرے دن سیاہ تھے' میرے صبح و شام سیاہ تھے لیکن اپنے گھر کی برکت سے اے اللہ تو نے میرے دل کو دھو دیا اور تیرے گھر کی برکت سے مجھے درویش مل گیا جنہوں نے تیری محبت کا نور جو انہوں نے زندگی کے مجاہدوں اور مشقتوں سے حاصل کیا تھا مجھے دے دیا' اے اللہ میں تیرے پاس آرہا ہوں تو میرے ساتھ وہ معاملہ فرما جو ماں اپنے بچے کے ساتھ کرتی ہے اور مجھے تیری رحمت کی امید ہے......'' یہ کہتے ہوئے وہ رو رہا تھا اور سر بار بار پٹخ رہا تھا۔ اس کے آنسوؤں اور سسکیوں سے مسجد دہل رہی تھی اور آنسوؤں سے زمین تر ہو رہی تھی آخر کار اس نے تین دفعہ اللہ کہا اور اس کی روح پرواز کر گئی۔

اکبر بادشاہ بلک بلک کررو پڑا

بادشاہ تک جب یہ اطلاع پہنچی کہ اصغر خادم فوت ہو گیا ہے تو بادشاہ اس طرف آیا جس جگہ اس کی میت پڑی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کر دیئے گئے تھے اور انگوٹھے باندھ دیئے گئے تھے۔ بادشاہ نے اس کی میت کو دیکھا...... اکبر بادشاہ بہت حوصلے والا اور بہت طاقتور مزاج رکھتا تھا لیکن اس کو دیکھ کر بلک بلک کر رونے لگا۔ کہنے لگا یہ کیسا شخص تھا جس شخص کی وجہ سے مجھے ایک نہیں کئی خزانے ملے اور خود مجھے احساس ہوا کہ میں ہندووانہ ذہن رکھتا تھا اور مشرکانہ رسمیں کرتا تھا۔ اس شخص (اصغر خادم) کی وجہ سے مجھے بہت زیادہ روحانیت ملی اور قرب ملا مجھے احساس ہوا کہ شاید اللہ مجھے (اکبر) کو معاف کر دے' اللہ ہمایوں کو معاف کر دے' پھر اپنا شجرہ بیان کر کے اکبر مسلسل روتا رہا اس کے بعد وزراء آئے

انہوں نے بادشاہ کو سنبھالا اور لے گئے...... بادشاہ نے اس کا
جنازہ خود پڑھا۔ بادشاہ اس کو اکثر یاد کرتا رہتا تھا۔ اس کی
روحانیت بہت عرصہ مسجد میں رہی۔ پھر جن مجھے مزید بتانے
لگے کہ اس کے بعد ایک بوڑھے جن نے اس مسجد کی خدمت
سنبھال لی اب چالیس جنات مسلسل مسجد کی خدمت کرتے ہیں
اور یہ سلسلہ صدیوں سے چلا آرہا ہے۔ کبھی بھی موتی مسجد کی
خدمت کم نہیں ہوئی انسان آئیں یا نہ آئیں لیکن موتی مسجد کی
خدمت ہمیشہ ہوتی رہے گی اور موتی مسجد کی خدمت ہمیشہ بہت
زیادہ برکتوں کے ساتھ چلتی رہے گی۔

اللہ پاک نے بہت برکتیں عطا فرمائیں اور جنات کی
بہت سی مشکلات حل ہوئیں۔ ہم ان باتوں کو کر ہی رہے
تھے کہ اچانک پیغام آیا کہ تقریب سج گئی ہے اور آپکا انتظار
ہو رہا ہے جب میں تقریب میں پہنچا تو ہر طرف کرسیاں بچھی

ہوئی تھیں اور پہلے تو ان کا پروگرام اس تقریب کو موتی مسجد
میں کرنے کا تھا جب ہجوم زیادہ ہو گیا تو موتی مسجد میں خاص
حضرات نے نفل پڑھے پھر میدان میں آ گئے وہاں بہت
زیادہ ہجوم تھا جنات کا ہر طرف کرسیاں بچھی ہوئی تھیں ہر
طرف جنات کی چہل پہل تھی۔ ایک چیز جو میں نے خاص
طور پر محسوس کی اور آپ انسانوں کو بتانا چاہتا ہوں جنات
عورتیں کبھی بے پردہ نہیں ہوتیں، حتیٰ کہ حیران کن بات ہے
کہ کافر جنات بھی کبھی بے پردہ نہیں ہوتے۔ کافر جنات
عورتیں کبھی بے پردہ نہیں ہوتیں۔

لوگوں کے مشاہدات

گھر میں رونقیں لوٹ آئیں:

ایک صاحب کہنے لگے میرے ساتھ ذہنی بے سکونی کا مسئلہ تھا، جس کی وجہ سے میں ہر وقت گُم صم اور گہری سوچوں میں ڈوبا رہتا تھا۔ جب مجھے موتی مسجد کے بارے میں پتا چلا تو میرے دل میں بھی موتی مسجد جانے کی خواہش پیدا ہوئی، اپنے نہ ختم ہونے والے گھناؤنے مسائل کے حل ہونے کی ایک روشن کرن نظر آئی اور میں اسی بے قراری اور بے تابی کی کیفیت لئے کراچی سے لاہور موتی مسجد جا پہنچا اور وہاں پہنچ کر میں نے مسجد کے اندر دو نفل پڑھے اور کچھ دیر وہاں بیٹھا رہا، قریب ہی ایک ہوٹل میں کمرہ کرائے پر لیا پھر میں روزانہ صبح ناشتے کے بعد موتی مسجد چلا جاتا، وہاں مسجد کی صفائی کرتا، قرآن کی تلاوت ذکر واذکار اور نوافل وغیرہ پڑھتا میرا پورا بچپن اور لڑکپن پاکستان سے باہر کینیڈا

میں گزرا ہے، وہاں انسانوں کو ذہنی سکون دینے کیلئے خاص مشقیں کرائی جاتی ہیں لیکن سوائے وقت اور پیسہ خرچ کرنے کے وہاں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ موتی مسجد میں مجھے وہ سکون ملا جو مجھے بڑے بڑے خوبصورت بنگلوں، شاہانہ کمروں اور نرم و ملائم بستروں پر نہ ملا۔ مجھے اس مسجد سے ایسی اُنسیت اور محبت ہوئی کہ واپس آنے کو دل ہی نہیں چاہ رہا تھا۔

حسب معمول میں ایک دن موتی مسجد میں نوافل پڑھنے گیا نفل پڑھنے میں مشغول تھا کہ اچانک نفل کے دوران ایک عجیب سی کیفیت و سرور میرے جسم پر طاری ہو گیا میں قیام میں کھڑا تھا پوری توجہ اور دھیان سے اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ کی تکرار کر رہا تھا، میری آنکھیں بند تھیں مجھے یوں محسوس ہوا کہ پوری مسجد میں نور ہی نور، روشنی ہی روشنی ہے اور وہ مبارک نور میرے جسم کے روئیں روئیں میں سما رہا تھا، میں سمجھا کہ شاید کسی نے مسجد میں لائٹیں جلا دی ہیں، میں نے آنکھیں کھولیں تو وہ سب

منظر نظر سے یکسر غائب ہوگیا۔ میں نے پھر سے آنکھیں بند کرلیں اور اب پھر وہی پُر کیف منظر میری نظروں کے سامنے آگیا، پتہ نہیں کتنی ہی دیر میں اسی کیفیت میں رہا اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ جیسے میرے سارے مسائل ایک ایک کرکے حل ہونا شروع ہوگئے ہیں۔

گھر سے فون آیا تو والدہ نے بتایا کہ بڑے بڑے جھوٹے کیس جو سالوں سے دردسر بنے ہوئے تھے ان کے حل ہونے کی سبیل نظر آرہی ہے اور اب اللہ کا فضل ہے کہ میرے گھر سے وحشتوں اور مایوسیوں کے ڈیرے ختم ہوگئے ہیں، خوشیاں اور رونقیں پھر سے لوٹ آئی ہیں۔ میں خوب رو رو کر اپنے لیے اور اپنے گھر والوں کیلئے دعائیں مانگتا تھا اور وہاں کی چھوٹی مخلوق یعنی بونے جنات یقیناً میری دعاؤں پر آمین کہتے تھے۔ (محمد شہناز، کراچی)

مالی پریشانیوں کا مارا:

میں مالی طور پر بہت پریشان تھا، غموں کا مارا تھا کوئی راستہ اور کوئی جگہ ایسی نظر نہ آتی تھی کہ جہاں جا کر اپنے دکھوں اور

پریشانیوں کا مداوا کر سکتا۔ میں نے موتی مسجد کے بارے میں سنا تو
یہاں آ کر اللہ پاک سے اپنے دُکھ اور پریشانی کی داستاں عرض کی
اور اپنا دل کھول کر اللہ پاک کے سامنے رکھ دیا کہ یا اللہ! اب میں
اتنا پریشان اور ذہنی دباؤ کا شکار ہو گیا ہوں کہ یہ میری برداشت
سے باہر ہے اور تو اپنے بندوں پر ان کی برداشت سے زیادہ بوجھ
نہیں ڈالتا، میرا دل ان آزمائشوں کو مزید سہنے کی طاقت نہیں رکھتا
اب یہ پھٹ جائے گا۔ دعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے، میں اپنے رب سے
باتیں کر رہا تھا آنسو میرے ہاتھوں سے نکل کر دامن کو بھگو رہے
تھے پھر میں نفل پڑھنے میں مشغول ہو گیا نفل پڑھنے کے دوران
بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور جیسے بچہ اپنے باپ
کے سامنے ضد کرتا ہے کچھ اسی طرح میری بھی حالت ہو گئی اور اللہ
تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ! آج تو میں آپ سے اپنے مسائل
کے حل کی بھیک مانگتا ہوں، بس پھر کیا تھا کہ میری خوشیاں، راحتیں
اور سکون تو جیسے میری جھولی میں آ گرے ہوں، میرے کام بنتے

چلے گئے، کئی لوگوں نے میرے پیسے دینے تھے وہ خود آکر پیسے دے گئے، اچھی جگہ نوکری مل گئی، چاہت کے مطابق تنخواہ ملی۔ میں کس طرح اپنے رب کا شکریہ ادا کروں ۔(عبداللہ، لاہور)

معاشی پریشان حال کی آسودگی:

میرا دودھ کا کام تھا وہ میں نے ختم کر دیا کیونکہ کام چلتا نہ تھا جس کی وجہ سے میں بہت پریشان رہنے لگا تھا، میرے دو چھوٹے بچے ہیں، میں اکیلا کمانے والا تھا بالکل بے روزگار تھا۔ میں نے موتی مسجد میں جا کر خاص ترتیب کے ساتھ نفل پڑھے اور اللہ پاک سے حلال روزی کیلئے دعا کی تو اسی وقت فون آیا کہ ابھی کام پر آجاؤ، میں نے کہا کہ میں آج تو نہیں آسکتا کل سے آؤں گا۔ اللہ پاک نے اسی وقت دعا کو قبول کیا اور میں دوسرے دن سے کام پر جانا شروع ہو گیا۔ وَاللّٰہُ خَیْرُ الرّٰزِقِیْن (ربنواز، لاہور)

مجھے اللہ کا تعلق ملا:

میری پیدائش لاہور کی ہی ہے اور 25 سال سے شاہی قلعے

میں ملازمت کر رہا ہوں جب سے میں نے اس مسجد میں آنا شروع کیا ہے اللہ پاک نے رنگا رنگ کر دیا ہے گھریلو حالات بہتر ہو گئے، رشتے داروں سے تعلقات بہتر ہو گئے، اب میں 5 وقت کا نمازی ہوں، ذکرواذکار میں دل لگتا ہے۔ آخرت میں کامیابی کی فکر لگ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ گناہگار کو گناہوں کی زندگی سے نکال کر اپنے گھر کا مہمان بنالیا ہے۔ (عبدالغفور، لاہور)

جنّات سے ملاقات:

ایک بندے نے بتایا کہ میں موتی مسجد میں گیا اور وہاں کچھ دیر بیٹھا رہا، ذکر کرتا رہا پھر میں نے اللہ پاک سے دعا کی کہ یا اللہ! اگر واقعی یہاں جنات ہیں تو آپ میری اُن سے ملاقات کروادیجئے۔ کچھ دیر بعد دو شہد کی مکھیاں آئیں اور میرے سامنے بھنبھنانے لگیں پہلے تو میں نے توجہ نہ دی لیکن کچھ ہی دیر میں مجھے احساس ہوا کہ یہ مکھیاں نما مخلوق مجھے اپنی طرف متوجہ کر رہی ہیں لیکن دوسرے ہی لمحے وہ غائب

ہوگئیں کیونکہ میں جنات سے ملاقات کی دعا مانگ رہا تھا اس لئے وہ ظاہر ہوگئے۔ اُن کی جسامت عام مکھیوں سے بہت مختلف تھی اور اُن سے کافی بڑی بھی تھی۔

اُجڑا گھر بس گیا:

میری ہمشیرہ کے میاں نے اُس کو گھر سے نکال دیا اور کہا کہ میری اجازت کے بغیر اگر اس گھر میں قدم رکھا تو تم کو طلاق ہو جائے گی۔ پورا گھر اس معاملے کی وجہ سے پریشانی میں مبتلا ہو گیا۔ میں نے موتی مسجد میں دعا کی قبولیت کے بارے میں پڑھا تھا، میں صرف ایک یا دو بار اتوار کے دن موتی مسجد گیا وہاں اپنی بہن کا گھر بس جانے کی دعا کی، چند دن بعد اُس کا شوہر اور سُسر آ کر خود اس کو واپس لے گئے ہیں، اللہ کریم نے اُس کا گھر پھر سے بسا دیا۔ (م، ن)

ماں کی نافرمانی کی سزا:

میں موتی مسجد گیا اور وہاں جا کر ایک طرف کونے میں بیٹھ

گیا لوگوں کی آمدورفت جاری تھی کوئی قرآن شریف کی تلاوت کر رہا تھا کوئی برش سے مسجد کے صحن کی صفائی کر رہا تھا تو کوئی نوافل پڑھنے میں مشغول تھا ابھی میں بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ ہی رہا تھا کہ مجھے کسی نادیدہ قوّت نے اُٹھا کر زمین پر دے مارا، میں بہت گھبرا گیا اور مارے خوف کے کسی کو کچھ بتا بھی نہ سکا۔ یہ سب میرے ساتھ اس لئے ہوا کہ میں نے اپنی والدہ کے ساتھ بدتمیزی کی تھی جس کی وجہ سے یہاں رہنے والی مخلوق نے مجھے سبق سکھایا۔ (نوید اختر، لاہور)

قطر سے پاکستان کا سفر:

میں قطر سے پاکستان صرف اور صرف موتی مسجد میں نفل پڑھنے کے لئے آئی تھی، میں نے مسجد میں جا کر نوافل ادا کئے اور خوب رو رو کر اپنے لئے، اپنے پورے خاندان کیلئے اور پوری امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیلئے بہت دعائیں کیں اور ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اللہ تعالیٰ میری تمام دعاؤں کو قبول کر رہے ہیں۔ اللہ سے

اپنی خواہش کا اظہار دل ہی دل میں کرتی رہی کہ یا اللہ! میں آپ کے در سے خالی ہاتھ نہیں جانا چاہتی آپ مجھے کوئی تحفہ عطا فرمائیں، ابھی میں صفائی ہی کر رہی تھی کہ مجھے اپنے سامنے ایک خوبصورت موتی نظر آیا اور میں نے اپنے کریم اللہ کا شکر ادا کیا۔ میرے کریم اللہ نے اپنی قدرت غیب سے میرے لیے ایسی جگہ سے انتظام کر دیا جہاں سے بالکل بھی مجھے گمان نہیں تھا مجھے نہایت ہی خوشی کے ساتھ شرمندگی ہونے لگی کہ ہمارے کریم مولا ہم گنہگاروں سے بھی کتنی محبت کرتے ہیں۔ (ہمشیرہ نوید، قطر)

تہجد کے وقت غیبی خوشبو:

میں اپنے گھر میں ہی تہجد اور موتی مسجد کے نفل پڑھنے کی نیت سے اُٹھی اور واش روم میں جا کر وضو کرنا شروع کیا اچانک ہی کہیں سے گلاب کی خوشبو آنا شروع ہو گئی جو اتنی تیز تھی کی کہ بیان کرنے سے قاصر ہوں، واش روم سے باہر آ کر میں نے نماز شروع کر دی، میری آنکھیں بند

تھیں اور میں موتی مسجد کے نفل پڑھ رہی تھی تو انتہائی اچھی خوشبو نے پورے کمرے کو معطر کر دیا، مجھے موتی مسجد کا صحن اور گنبد صاف طور پر نظر آنا شروع ہو گیا۔

حکیم صاحب! اللہ آپ کو ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے، جناب کچھ عرصہ پہلے میری منگنی ٹوٹ گئی، اس کا مجھے ایسا دھچکا لگا کہ جیسے میرا سب کچھ اُجڑ گیا۔ میں نے کھانا پینا چھوڑ دیا، مایوسی کی کیفیت طاری ہو گئی میرے دل و دماغ پر ایک کاری ضرب لگی تھی، جس کو میں باوجود بہت برداشت کے سہہ نہ سکی۔

آپ کے بتائے ہوئے اللہ تعالیٰ کے مبارک نام لیتی رہی پھر موتی مسجد گئی اور اللہ پاک سے استقامت کیلئے دعا کی اور تمام حالات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کئے کہ یا اللہ! آپ ہی میرا آخری سہارا ہیں آپ ہی میرے غموں کا مداوا کر سکتے ہیں، یا اللہ! میں تو مجبور ہوں مگر آپ تو مجبور نہیں ــــــ میں بے بس و لاچار

ہوں مگر آپ تو بے بس نہیں۔۔۔۔۔آپ ہی میری کوئی چارہ گوئی فرمایئے اور میرے مسائل کا بوجھ میرے کندھوں سے اُتار دیجئے۔آہستہ آہستہ میری زندگی میں بدلاؤ آنا شروع ہوااور اسطرح میری زندگی یکسر بدل گئی۔میری زندگی کا رُخ بے حقیقی دنیا سے اُچاٹ ہوکر آخرت کی حقیقی زندگی کی طرف مائل ہوگیا، میں نے اپنے رب کی محبت اور رحمت کو پہچان لیا، مایوسی کی کیفیت ختم ہوگئی، ایک نئی اُمنگ اور پر جوش ولولے کے ساتھ زندگی کا آغاز کیا،فوری شادی کیلیئے رشتہ بھی آگیا اب بات بھی طے ہوچکی ہے اور شادی بھی عنقریب ہونے والی ہے۔یہ سب میرے مالک کا کرم ہے اور رسول ﷺ کے فرمان کا واضح ثبوت ہے کہ اللہ پاک اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں۔(لبنیٰ)

ہاتھ اٹھاتے ہی نجات مل گئی:

میرے دفتر میں جو میرے باس تھے وہ نہایت ہی سخت مزاج

اور دنیادار تھے، میری اکثر ان سے کسی نہ کسی بات پر ان بن ہو جاتی جس کی وجہ یہ تھی کہ میں طبیعتاً دین دار تھا اور اکثر شرعی احکام کی پابندی کرتا تھا۔ یہ سب چیزیں ان کو سخت ناگوار گزرتی تھیں۔ آہستہ آہستہ اُنہوں نے میرے کام میں رکاوٹیں ڈالنا شروع کر دیں اور ضد پر اتر آئے۔ میں بے بس تھا کچھ بھی نہ کر سکتا تھا وہ عہدے میں مجھ سے بڑے تھے اور میں ان کے ماتحت کام کرتا تھا۔ خیر میرا کسی کام سے لاہور جانا ہوا، میں نے موتی مسجد کے بارے میں سنا ہوا تھا۔ موتی مسجد گیا اور وہاں جا کر نوافل ادا کئے، اللہ پاک سے خوب رو رو کر دعائیں کیں، آفیسر کی ہدایت کے لئے دعا کی اور اُس کے شر سے محفوظ رہنے کی دعائیں بھی کیں۔ جب میں واپس کراچی آیا تو پتہ چلا کہ اس آفیسر کا تبادلہ ہو گیا ہے اور جس آفیسر کو میں چاہتا تھا وہی آفیسر ہمارے دفتر میں آ گئے۔ (انعام الحق، کراچی)

ہیپاٹائٹس سے شفاء:

ہم سب گھر والے شاہی قلعہ گھومنے گئے۔ میری بھتیجی بھی

میرے ساتھ تھی وہاں سے ہم موتی مسجد چلے گئے۔ میں نے اپنی بھتیجی کو بتایا کہ اس مسجد میں جو دعا مانگی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس کے والد یعنی میرے بھائی کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی ان کو ہیپاٹائٹس کا مرض تھا۔ میری بھتیجی نے اپنے والد صاحب کیلئے رو رو کر اللہ پاک سے شفا مانگی۔ خیر ہم لوگ وہاں سے واپس آگئے، میرے بھائی ہسپتال میں ایڈمٹ تھے اور سخت اذیت میں تھے۔ میری بھتیجی نے ایک رات خواب میں دیکھا کہ ایک بابا جی اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میں موتی مسجد سے پیدل آیا ہوں جس کی وجہ سے میرے پاؤں بھی سوج گئے ہیں تم نے موتی مسجد میں اپنے والد صاحب کی شفا کیلئے دعا مانگی تھی تمہیں خوشخبری ہو کہ اللہ پاک نے تمہارے والد صاحب کو شفا دے دی ہے۔ دوسرے دن اس کے والد صاحب کی ہسپتال سے چھٹی ہو گئی۔

(ناصر محمود، لاہور)

طریقہ عمل

جو شخص شاہی قلعہ کے اندر شاہی دور کی بنی ہوئی مسجد میں جا کر دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھے اور سورہ فاتحہ میں ''اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ'' پر جب پہنچے تو اسکا تکرار کرنا شروع کر دے اور بار بار اس آیت کو پڑھتا رہے چاہے آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ یا جتنی دیر بھی کھڑا رہ سکے، اسکے بعد سورہ فاتحہ مکمل کر کے دوسری رکعت میں اسی طرح تکرار کرے جیسے پہلی رکعت میں کی تھی پھر یہ رکعت بھی پوری کرے اور پھر اپنے گناہوں، نافرمانیوں پر نادم ہوتے ہوئے تقریباً بیس منٹ دعا کرے۔

موتی مسجد کی ضروری احتیاطیں

شاہی قلعہ لاہور کی انتظامیہ کی طرف سے مسلسل یہ شکایات موصول ہورہی ہیں کہ موتی مسجد میں آنے والی اکثر خواتین آثار قدیمہ کے قوانین کی سخت خلاف ورزی کررہی ہیں، مثلاً 1۔موم بتیاں اور اگر بتیاں وغیرہ جلائی جاتی ہیں جس کی وجہ سے مسجد کی بے حرمتی بھی ہورہی ہے اور سفید ماربل بھی سیاہ ہورہا ہے ۔2۔اکثر خواتین محرم مردوں کے بغیر آتی ہیں اور رات رکنے پر اصرار کرتی ہیں۔3۔عطر کی شیشیاں، پانی کی بوتلیں، جوتیوں کے باکس ، دیواروں پر لکھنا، کیلنڈر، اسٹیکر، پوسٹر وغیرہ لگائے جاتے ہیں۔غرض یہ کہ خواتین کی وجہ سے انتظامیہ کو سخت مسائل درپیش ہیں۔ان شکایات کے پیش نظر علامہ لاہوتی دامت برکاتہم نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے اور تنبیہ کی ہے کہ اگر یہ شکایات ختم نہ ہوئیں تو عمل کی اجازت واپس لے لی جائیگی (ادارہ عبقری)

موتی مسجد کا محل وقوع

شاہی قلعے میں عالمگیر گیٹ سے داخل ہونے کے بعد اُونچائی نما گھاٹی پر چڑھتے جایئے، گھاٹی ختم ہونے کے بائیں طرف ایک بڑا کنواں ہے اس کے مقابل مشہور کیفے ٹیریا کے سامنے تاریخی موتی مسجد واقع ہے۔

مسجد کی صفائی جنت کی حور کا حق مہر ہے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا مساجد تعمیر کرو اور ان سے کوڑا کرکٹ باہر نکالا کرو، پس جو شخص خالص اللہ کی رضا کیلئے مسجد بنوائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں محل بنائیں گے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور وہ مسجدیں جو راستوں پر بنی ہوتی ہیں (جن کا کوئی صفائی کرنے والا نہیں ہوتا؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں! ان سے کوڑا کرکٹ صاف کرنا حور عین کا حق مہر ہے۔ (طبرانی)

عبقری کا پیغام...... امن، عافیت اور سکون

محترم قارئین! ہمیشہ سے یہی قانون فطرت ہے کہ خیر کے کام سے خیر اور شر کے کام سے شر پھیلتا ہے۔ نامعلوم دنیا میں کتنے رسالے آئے ہونگے، آئیں گے، یا ابھی چل رہے ہیں ہر رسالہ اپنا ایک مقصد اور پیغام دے رہا ہے۔ خواہ وہ پیغام خیر کا ہے یا شر کا۔ ''ماہنامہ عبقری'' الحمدللہ سارے عالم میں خیر اور گھریلو زندگی میں سکون پھیلانے کا ذریعہ بن رہا ہے۔ ان باتوں کا ادراک ہمیں اس وقت ہوا جب روزانہ کے ملنے والے لاتعداد خطوط ہمیں موصول ہوئے۔ آپ بھی ماہنامہ ''عبقری'' سے دوستی کیجئے۔

دنیا بھر میں سکون، عافیت اور امن پھیلانے اور اعمال کے ذریعے اپنی پریشان زندگی سے نجات پانے کیلئے ہر جمعرات تسبیح خانہ قادری ہجویری رحمہ اللہ میں ہونے والا درس براہ راست عبقری ویب سائٹ پر دنیا کے 132 ممالک میں سنا جاتا ہے www.ubqari.org

موتی مسجد کا عمل ہر مشکل سے چھٹکارا

مسجدیں اللہ کی پسندیدہ جگہیں ہیں، مسجد میں آنے والے ہر پریشان حال مصیبت زدہ کی ذمہ داری اللہ پاک خود لیتے ہیں، جو شخص کسی ویران مسجد کو آباد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ویران، بے سکون اور پریشان زندگی کو سکون و عافیت سے بدل دیتے ہیں۔ مسجد میں آنے والا ایسا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی زیارت کرنیوالا۔ شاہی قلعہ میں صدیوں پرانی موتی مسجد میں صدیوں سے دکھی انسانیت کی خدمت کو سعادت اور عبادت سمجھنے والے جنات ہر وقت ذکر و عبادت میں مشغول ہیں ان جنات کا ایسا آزمودہ عمل جو ہر قسم کی سخت سے سخت مشکلات، ہر طرف سے مایوسی دلانے والی پریشانیوں، پیچھا نہ چھوڑتی بیماریوں اور جادو جنات کی بندشوں میں نہایت موثر ہے۔ یہ عمل شاہ جنات کی طرف سے علامہ لاہوتی صاحب دامت برکاتہم کو ہدیہ ہوا تھا جو انہوں نے عبقری کے قارئین کی نذر کیا۔

قیمت :-/10

78/3 مرکز روحانیت و امن عبقری اسٹریٹ نزد قرطبہ مسجد مزنگ چونگی لاہور
فون: 042-37552384 موبائل: 0322-4688313
Email: contact@ubqari.org, Website: www.ubqari.org